السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث "میرے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کا اختلاف بڑی رحمت " ہے ۔

(رواہ البیھقی فی الدخل عن ابن عباس رضی اللہ عنہا ورواہ الدارقطنی والدارمی وابن عساکر عن ابن عمر وصححہ الحاکم "

مذکورہ بالا حدیث صحیح یا ضعیف ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

" مشارالیہ روایت سخت ضعیف من گھڑت ہے ۔ اس میں نعیم بن حماد راوی ضعیف ہے اور عبدالرحیم بن زید جھوٹا ہے ۔ اور "المیزان "میں ہے : "ھذا الحدیث باطل

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو : سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ 7501 رقم 60)

اسی طرح "اختلاف امتی رحمۃ " بے اصل روایت ہے ۔ علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے سبکی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ یہ روایت محدثین کے ہاں معروف نہیں ۔مجھے اس کی صحیح ضعیف اور من گھڑت سند کا علم نہیں ہوسکا ۔ شیخ زکریا الانصاری رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر بیضاوی پر اپنی تعلیقات میں اسی بات کو برقرار رکھا ہے ۔ (ق 92/2)

پھر محققین اہل علم کے نزدیک اس کا معنی مستنکر ہے ۔ چنانچہ امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے (الاحکام فی اصول الاحکام 5/64) میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ حدیث نہیں ۔ پھر فرماتے ہیں :

''وہذا من افسد قول یکون لانہ لو کان الاختلاف رحمۃ لکان الاتفاق سخطا وہذا ما لایقولہ مسلم لانہ لیس الا الاتفاق او اختلاف ولیس الا رحمۃ او سخط وقال فی مکان آخر باطل مکذوب ''

(بحوالہ سلسلتہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ للعلامہ الالبانی 1/70 رقم 57)

یعنی "قول انتہائی ردی قسم کا ہے ۔ اس لئے کہ اگر اختلاف باعث رحمت ہے تو اتفاق باعث ناراضگی ہوا کوئی مسلمان بھی اس بات کا قائل نہیں کہ امر واقع اس طرح ہو کیونکہ دو ہی امر ہیں یا اتفاق ہے یا اختلاف ۔ رحمت ہے یا ناراضگی ۔ اور دوسرے مقام پر فرماتے ہیں ۔ یہ روایت باطل جھوٹی ہے ۔ روایت ہذا پر تفصیلی بحث کے لئے ملاحظہ ہو : (سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ ص 70 تا 73)

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص293

محدث فتویٰ